© rasailojaraid.com

مصر کے عوامی اور صدارتی انتخابات میں

اسلامی جماعتوں کی کامیابیوں کو سبوتاژ کرنے کی سازشیں

اہل مصر اور اخوان المسلمون نے مل کر حسنی مبارک کے نامبارک اور منحوس تیس سالہ اقتدار اور فرعونیت کو طویل عوامی جدوجہد اور مثالی مظاہروں کے باعث دریائے نیل میں غرق کر دیا تھا۔ لیکن امریکہ، اسرائیل، مغربی ممالک اور مصر کی سرکاری افواج کے چند جرنیلوں کو یہ تبدیلی ہضم نہیں ہوئی اور انہوں نے مل کر اسلام پسندوں اور اخوان المسلمون کی ممکنہ کامیابی کو سبوتاژ کرنے کی کوششیں ابتداء ہی سے شروع کر دی تھیں لیکن اخوان المسلمون نے تیونس کی طرح بڑے حوصلہ اور تدبر کیساتھ ہر قسم کے منفی پروپیگنڈوں کو حکمت کے ساتھ زائل کر دیا۔ اسی لئے چند ماہ قبل مصر کے قومی انتخابات میں اسلام پسندوں نے ریکارڈ کامیابیاں حاصل کیں جو مغرب کیلئے بڑا دھچکا تھا کیونکہ مبارک اور اس کے پیشرؤں کے ذریعے گزشتہ پچاس برس سے مصریوں میں لبرل اسلام کا پرچار کیا جاتا رہا اور نظام تعلیم کے ذریعے عوام کے ذہن اسلام اور مذہب سے دور کرنے کی کوششیں بھی کی گئیں۔ ٹی وی، سٹیج شو اور نائٹ کلب کلچر، مخلوط نظام تعلیم و معاشرے کو فروغ دیا گیا۔ اسلام پسندوں اور خصوصاً داڑھی والے افراد کو ہر ٹی وی پروگرام میں العیاذ باللہ ڈاکو، چور اور تخریب کار کے طور پر پیش کیا جاتا رہا۔ لیکن جیسے ہی اسلام پسندوں کے چناؤ کا آزادانہ حق مصریوں کو دیا گیا تو وہ سارا مغربی کلچر اور جھوٹ کی سیاہی ایک ہی بار میں دُھل گئی اور مصری اپنے اصل اسلام کی طرف لوٹ آئے اور انہوں نے انتخابات میں بھرپور انداز میں اسلام پسندوں کو جتوا کر پارلیمنٹ میں پہنچا دیا پھر اس کے بعد صدارتی الیکشن کا مرحلہ بھی قریب آیا تو اس میں بھی فوجی کونسل اور مغربی ممالک نے بھرپور کوشش کی کہ حسنی مبارک کے چہیتے احمد شفیق کو ریکارڈ دھاندلیوں کے ذریعے اخوان المسلمون کے ڈاکٹر محمد مرسی کے مقابلے میں جتوایا جائے لیکن تمام تر ریاستی حمایت کے باوجود اسے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اور پھر صدارتی انتخابات کے نتائج بھی روک دیئے گئے اور پارلیمنٹ کو بھی کٹھ پتلی سپریم کورٹ کے ذریعے تحلیل کر دیا گیا۔ یہ بالکل وہی تکلیف دہ منظر ہے جو کچھ برس قبل الجزائر میں دنیا بھر نے انصاف کو قتل ہوتے ہوئے دیکھا۔ اب مصر میں بھی وہی فلم کے مناظر دیکھنے کو مل رہے ہیں لیکن امریکہ تمام یورپ اور انسانی حقوق کے علمبردار اس جمہوریت کے قتل عام پر چپ سادھ لئے بیٹھے ہیں۔ منافقت، دوغلی پالیسیوں اور دہرے معیار والے ممالک اس تبدیلی کو برداشت نہیں کر سکتے۔ طالبان، القاعدہ اور دیگر مسلح تنظیموں سے تو ان کی لڑائی اس بات پر ہے کہ وہ جبری اسلام لانا چاہتے ہیں لیکن آخر کار مغرب اور امریکہ کو نہتے معصوم مسلم شہریوں کی جمہوریت کے ذریعے لائی جانے والی تبدیلی بھی آخر کار کیوں قبول نہیں؟ اس سے تو صاف ظاہر ہے کہ مغرب کو اسلام سے عداوت ہے۔ لیکن یہ بات ان کی سمجھ سے باہر ہے کہ مسلمان خواہ لبرل ہو یا شدت پسند ہو وہ نظامِ اسلام ہی کو نہ صرف اپنے لئے بلکہ پوری انسانیت کے لئے راہِ نجات کا ذریعہ سمجھتا ہے۔ مسلمان پھسل سکتا ہے، گمراہ ہو سکتا ہے لیکن وہ اسلام اور رہبرِ انسانیت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حضرت محمد ﷺ کے اسوۂ حسنہ ہی کو کبھی نہ کبھی بلآخر اپنا لیتا ہے۔ جدید زمانے میں تیونس' لیبیا' ترکی اور مصر کی حالیہ تبدیلیاں ایک بڑی مثال ہیں۔ اگر امریکہ اور مغرب کو یہ نکتہ سمجھ میں آ جائے اور وہ اپنی مسلم کش پالیسیاں مسلم ممالک پر مسلط نہ کریں تو آج ہی پوری دنیا میں فوری امن قائم ہوسکتا ہے۔ امید ہے مصر کی فوجی کونسل اسلام پسندوں کی طویل جمہوری جدوجہد کا راستہ مزید نہیں روکے گی اور تحریر اسکوائر سے اٹھتے ہوئے کامل آزادی کے سورج کی شعاعوں کو مٹھی میں بند کرنے کی ناکام کوششوں سے باز رہے گی۔ عرب ممالک اور خصوصاً مصر کا اسلامی انقلاب مسلمانوں کیلئے نشاۃ ثانیہ کا باعث بن سکتا ہے۔ ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کیلئے نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر

خاندانِ حقانی کو صدمہ

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ' حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ کے جواں سال بھانجے اور حضرت مولانا یوسف قریشی خطیب مسجد مہابت خان کے بھتیجے' برادرم مولانا حامد الحق کے سالے' اور حضرت مولانا اشرف علی قریشی مرحوم کے صاحبزادے مولانا حافظ اسد علی قریشی گزشتہ دنوں مختصر علالت کے بعد بروز بدھ ۱۳ رجون ۲۰۱۲ء کو پشاور میں انتقال کرگئے۔ مولانا حافظ اسد علی کی جواں سال اور اچانک موت نے پورے خاندانِ حقانی کو گہرے رنج اور صدمے سے دوچار کردیا کیونکہ جناب حافظ صاحب موجودہ وقت میں انتہائی شریف النفس اور معصوم نوجوان تھے۔ آپ اعلیٰ اخلاق اور عمدہ صفات کا مرقع تھے۔ جس شخص سے بھی ایک بار ملتے وہ آپ کے حسن اخلاق' مؤدب گفتگو اور شائستہ شخصیت اور نفیس طبیعت کا قائل ہوجاتا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بہترین آواز کی دولت سے بھی خوب نوازا تھا۔ آپ کی قراءت اور نماز میں تلاوت کا ہر کوئی گرویدہ تھا۔ آپ نماز پڑھاتے وقت ایک عجب سماں پیدا کرتے۔ آپ الولد سر لابیہ کی زندہ جاوید مثال تھے۔ حضرت مولانا اشرف علی قریشی مرحوم کی سیرت اور شخصیت کی جھلکیاں آپ میں دیکھی جاسکتی تھیں۔ ابھی کچھ برس قبل آپکے والد ماجد بھی اچانک فوت ہوگئے تھے' اسکے بعد انکے جواں سال صاحبزادے کا انتقال سارے خاندان کیلئے انتہائی تکلیف دہ واقعہ ہے۔ مولانا اسد علی قریشی جامعہ اشرفیہ بجوڑی گیٹ کے مہتمم مولانا حافظ ارشد علی قریشی کے چھوٹے بھائی تھے۔ دونوں بھائی پشاور میں ایک بڑے دینی مدرسہ کو بڑے حُسن انتظام اور اعلیٰ طریقے سے چلا رہے تھے۔ آپ اپنے بڑے بھائی کے تمام امور میں ہاتھ بٹاتے تھے۔ مہینہ قبل آپ کے سر میں معمولی درد کی تکلیف ہوئی۔ معائنہ کرانے کے بعد برین ٹیومر کی تشخیص ہوئی۔ علاج معالجہ برابر ہوتا رہا۔ شہر کے بڑے بڑے اسپتالوں میں زیر علاج رہے لیکن وہی بات کہ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی اس تمام عرصے میں آپ کے قابل وفاضل بھائی برادرم مولانا حافظ ارشد علی قریشی نے آپ کی ایسی مثالی خدمت اور تیمارداری کی کہ جس کی مثال فی زمانہ مشکل سے دیکھنے کو ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس خدمت کا بھرپور صلہ عطا فرمائے اور انہیں اور تمام اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مولانا اسد کی قبر کو اپنی رحمت اور نور سے بھردے۔

© rasailojaraid.com